السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک صاحب اناج کی منڈی رکھتے ہیں۔ ان کی تجارت کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ اناج لاتے ہیں۔ اس کو نیلام کر کے اپنے کمیشن کاٹ کر اناج کا روپیہ اپنے پاس سے ادا کر دیتے ہیں۔ اور اناج کے خریداروں سے اپنی کمیشن بڑھا کر روپیہ روپیہ وصول کر لیتے ہیں۔ کیا اس طرح دونوں طرف سے کمیشن لینی جائز ہے۔ (عبد الحکیم)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض مسائل عرف عام پر مبنی ہوتے ہیں۔ اگر اس منڈی میں دونوں طرف سے کمیشن لینے کا رواج ہے۔ تو کوئی حرج نہیں اگر نہیں ہے تو دو طرف سے نہ لے بحر حال منڈی کے حالات پر موقوف ہے۔ (اہل حدیث جلد 43۔ 44)

شرفیہ

صورت مرقومہ میں حکم جواز ثابت نہیں رہا آڑھت کا معاملہ تو اس کے جواز کی یہ صورت ہے۔ کہ آڑھتی صاحب سے اپنے مکان دوکان پر مال یا خود صاحب مال کے ٹھرانے کا کرایہ لے سکتا ہے۔ کہ معاوضہ مکان کا ہے۔ ایسے ہی تلوائی مال کا معاوضہ یا کسی چیز ٹھیلہ وغیرہ سے نکلوا کر بوریوں وغیرہ میں بھروانے لدوانے کا انتظام کرنا وغیرہ کی اجرت لے سکتا ہے۔ جو شرعا جائز ہے۔ مگر یہ سب مال والے سے ہے۔ کہ توں جو کچھ مالک مکان کے زمہ ہے۔ بحکم حدیثا ذا ابتعت فاکتل واذا بعب فکل رواہ احمد قال فی مجمع الزوایدا سنادہ حسن کذاقی اللیل (جلد 5 ص 126) اب اس اجرت کا نام کمیشن رکھ لو یا اجرت وکرایہ غرض یہ جائز ہے۔ اور مشتری سے کمیشن یا اجرت لینا جائز نہیں ہاں اگر مشتری کو بھی اپنی دکان مکان پر ٹہرانے یا مال لدوانے بوریوں یا ٹھیلے میں رکھوانا یا اور کسی قسم کا انتظام کرنا ہو تو اس سے ان امور کا معاوضہ واجرت لینی جائز ہے۔ ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم (ابو سیعد شرف الدین دہلوی)

(فتاوی ثنائیہ۔ جلد 2 صفحہ 393۔ 394)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 112

محدث فتویٰ